

9668 - گنہگار کو معصیت کرنے کی اجازت دینا

سوال

میرے گھر والے فرمان نبوی (تجارت تنخواہ سے افضل ہے) پر عمل کرتے ہوئے تجارت کے لیے ایک ہوٹل بنانا چاہتے ہیں، لیکن اس میں مشکل یہ ہے کہ اس کاروبار کو کامیاب بنانے کے لیے گاہکوں کو شراب پیش کرنا لازم ہے، اس لیے کہ یہ حرام ہے ہم نے یہ کام کرنے سے اجتناب کیا ہے، لیکن ہمارے ایک دوست نے اس مشکل سے نکلنے کے لیے درمیانہ حل نکال کر ایک تجویز پیش کی ہے کہ گاہک اپنے ساتھ خود شراب لے کر آئیں، تو اس حالت میں ہماری جانب سے شراب کی خرید و فروخت نہیں ہوگی اور نہ ہی گاہکوں کو پیش کی جائے گی اس بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

پہلی بات تو یہ ہے کہ سوال کرنے والے بھائی نے حدیث کا ذکر کیا ہے کہ " تجارت تنخواہ سے افضل ہے " اور اسی طرح کی ایک اور حدیث بھی پیش کی جاتی ہے " رزق کا نواں حصہ تجارت میں ہے " یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ضعیف الجامع (2434) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

دوم :

آپ کے دوست نے جو تجویز پیش کی ہے کہ ہوٹل میں گاہک اپنے ساتھ شراب لے کر آئیں، یہ تجویز شرعی طور پر باطل ہے، اور یہ بہت بری نصیحت ہے یا تو تمہیں قصداً نقصان اور ضرر دینے کے لیے ہے یا پھر کسی جاہل کی جانب سے ہے جو اللہ تعالیٰ کا حکم بالکل نہیں جانتا۔

یہ اس لیے کہ تم اپنے ہوٹل کے اللہ تعالیٰ کے ہاں جواب دہ ہو، اور تمہارے لیے یہ حلال نہیں کہ اس میں گناہ اور معصیت کے ارتکاب کی اجازت دو، اور کسی مسلمان کو بھی شراب کے حرام ہونے میں کوئی ذرا برابر شک نہیں، اور یہ بہت بڑی برائی ہے، لہذا اس برائی کے متعلق آپ کا موقف کیا ہے؟ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

(تم میں سے جو کوئی بھی برائی دیکھے اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے اگر استطاعت نہیں تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہیں تو اپنے دل سے روکے) صحیح مسلم حدیث (49) .

تو کیا آپ نے آپ نے یہ برائی اپنے ہاتھ سے روکی ؟ اور کیا آپ نے یہ برائی اپنی زبان سے روکی؟

اور ایک دوسری بات یہ ہے کہ:

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب چل رہی ہو) جامع ترمذی حدیث نمبر (2801) .

اس حدیث کے شواہد بھی جن سے یہ صحیح ہوجاتی ہے ، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری (250 / 9) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

آپ یہ نہ بھولیں کہ یہ دسترخوان آپ کا اور آپ کے ہوٹل میں ہے ، اور صرف حقیقی بیٹھنا ہی مراد نہیں بلکہ اگر یہ کام کسی دوکان یا ایک ہوٹل میں ہو، تو تم ان کے ساتھ گناہ میں شریک ہو تو پھر جب جگہ اور ہوٹل بھی تمہارا ہو تو پھر کیسے؟

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق کرتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو النساء (140)

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

یعنی: جب تم نہی پہنچ جانے کے بعد اس کے مرتکب ہوئے اور ان کے ساتھ اس جگہ جہاں اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ کفر اور مذاق کیا جا رہا ہو بیٹھنے پر راضی ہوئے اور انہیں اسی پر رہنے دیا تو تم بھی اس میں شریک ہو جس طرح وہ ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

بلاشبہ تم بھی انہی جیسے ہو

گناہوں میں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ:

جوبھی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب چل رہی ہو"

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (1 / 567-568) .

ایک اور معاملہ:

اگر کوئی سائل یہ سوال کرے کہ وہ کمائی کرنے کے لیے ہوٹل کھولنا چاہتا ہے تو ایک نصیحت کرنے والے نے اسے نصیحت کی کہ وہ آدمی کو اس کی اجازت دے کہ وہ کسی عورت کو بھی اپنے ساتھ لائے تاکہ وہ اس ہوٹل میں اس کے ساتھ سوسکے، اور یہ طریقہ ایسا ہے کہ اس سے بہت سے گاہک اس طرف کھنچے چلے آئیں گے تو کیا آپ اس طرح کی نصیحت پر اس کی موافقت کریں گے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا قطعاً نہیں ہوسکتا.

اور اسی طرح جس نے تمہیں یہ کہا ہے کہ اگر تم کمائی اور روزی چاہتے ہو تو گاہکوں کو اپنے ساتھ شراب لانے کی اجازت دے دو، کوئی فرق نہیں دونوں حالتوں میں آپ نے نہ تو شراب پیش کی اور نہ ہی عورت، لیکن آپ نے یہ اجازت تودی کہ آپ کی آنکھوں کے سامنے اور آپ کی دوکان میں حرام کام کا ارتکاب کیا جائے.

تو اس بنا پر آپ کے لیے حرام ہے کہ آپ کسی کو اپنے ہوٹل میں ایسی چیز لانے اور شراب نوشی کرنے کی اجازت دیں جو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دی ہے.

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور جوبھی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور اسے روزی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی ہوتا الطلاق (2 - 3)

لہذا تمہیں لوگوں کی باتیں دھوکہ میں ڈال دیں کہ تمہیں اس وقت روزی ہی نہیں مل سکتی جب تک تم ان حرام کاموں کی اپنے ہوٹل میں اجازت نہیں دو گے، کیونکہ اس طرح کے لوگ آپ کے خیر خواہ نہیں یا پھر وہ خیر خواہی چاہتے ہیں

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

لیکن اس کی راہ بہت گئی ہے۔

واللہ اعلم .